میرے مشاہدات اور تاثرات

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۴

احمدی وزیر

ان ہی ایام میں ایک اور بات نے میرے دل پر گہرا اثر کیا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کا چرچہ سارے ہندوستان کے طول و عرض میں ہے۔ بڑے بڑے لوگ اس کے ملنے کے خواہاں اور اس کی دوستی پر فخر کرتے ہیں۔ میری مراد اس سے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب وزیر ریلوے اینڈ کامرس سے ہے۔

میں نے ان کو دیکھا کہ وہ مسجد مبارک کی سیڑھیوں سے تنہا اترے اور احمدیہ بازار میں جو مومنین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا بے تکلفی سے مصافحے کرنے لگے۔ بہت سے ایسے لوگ جو اپنی غربت کی وجہ سے اپنے کپڑے بھی صاف نہیں رکھ سکتے تھے بڑھ بڑھ کر مصافحے کرنے لگے ظفر اللہ خانصاحب کے چہرے پر ان سب کے لئے یکساں بشاشت تھی۔ وہ سب کے لئے خنداں تھے اور سب کے لئے تبسم ریز۔ ان ملاقاتوں کی بھیڑ بھاڑ میں سے نکلتے ہوئے اپنی کوٹھی بیت الظفر کی طرف روانہ ہوئے۔ ایک دوست نے مجھ سے کہا کہ چوہدری صاحب کو دیکھا۔ میں نے کہا کہ ہاں! یہ احمدی وزیر ہے۔ میں نے اپنے بیرونی سفروں میں عراق، شام اور مصر کے وزیروں کو دیکھا تھا۔ ہندوستان کا وزیر اپنے ملک کی وسعت کے لحاظ سے یقیناً ان سب سے بڑا ہے۔ وزراء میں جو قدرتی طور پر رعونت اور حب ذات پیدا ہو جاتی ہے۔

چوہدری صاحب اس سے اتنے ہی دور ہیں جتنے مشرق سے مغرب کہنے والے نے مجھے چوہدری صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہہ تو دیا۔ کہ چوہدری صاحب کو دیکھا۔ اور میں نے جواب بھی دے دیا۔ مگر پھر میرے سامنے چوہدری صاحب کی خوبیوں کے بعض ورق آگئے۔ مجھے چوہدری صاحب کی صحبت میں بیٹھنے کا بہت کم موقعہ ملا ہے۔ مگر جس قدر ملا۔ اس میں بھی میں نے ان کو خوبیوں کی کان پایا۔

گذشتہ سال کے آخری حصہ میں میں حیدر آباد میں تھا۔ چوہدری صاحب بھی وہاں تشریف لائے۔ میں ان کے استقبال کے لئے کچھ اسٹیشن آگے گیا۔ چوہدری صاحب نے میرے پہنچنے پر کھانا منگوایا۔

کھانا ایک ہی قسم کا تھا۔ جو چوہدری صاحب نے نہایت بے تکلفی کے ساتھ اپنے دوستوں میں بیٹھ کر کھایا۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ یہ عظیم المرتبت انسان تحریک جدید کا شدید عامل ہے۔

اسٹیشن پر گاڑی کھڑی ہوئی۔ احمدی احباب سے یوں ملے۔ گویا کہ حقیقی بھائی برسوں کے بچھڑے ملے ہوں۔

گاڑی سے اتر کر اپنے ایک پرانے دوست اور بھائی سید انعام اللہ شاہ صاحب کے مزار پر دعا کے لئے چلے گئے۔

(باقی صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اخبار الحکم واقع کتاب منزل قادیان سے شائع ہوا

17

شرح درثمین فارسی

از جناب قریشی محمد صادق صاحب شبنم بی۔اے (دہلی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

وانکہ از ظلِّ قربتِ تو رمید
بر درِ ہر کہ رفت ذلّت دید

اور جو تیرے سایۂ قرب سے فرار اختیار کر گیا۔ وہ جس کسی کے دروازہ پر بھی گیا ذلیل و خوار ہؤا۔

یہ تو حقیقت ہے کہ جو شاخ درخت سے کاٹ دی جاتی ہے وہ سوکھ کر آگ جلانے کے کام آجاتی ہے بہار سے اسی شاخ کو فائدہ پہنچے گا جو درخت کے ساتھ رہے۔ ؏

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

اَے خداوندِ من گناہم بخش
سوئے درگاہِ خویش راہم بخش

اے میرے مالک میرے گناہوں کو بخش دے۔ اور اپنی درگاہ کی طرف میری راہنمائی کر۔

گناہ خدا کے احکام کی خلاف ورزی کو کہتے ہیں۔ اس لئے گناہ گار خدا کا باغی ہوتا ہے۔ اور باغی کو بادشاہ کے دربار میں باریابی تو کجا۔ بادشاہ کے قہر اور غضب سے امن ملنا محال ہوتا ہے۔ جب قصور معاف ہو جائے تو گویا آسمان اور زمین کے خزانے مل جاتے ہیں۔ اور جب اس کے بعد شرفِ باریابی بھی بخشا جائے۔ تو سعادت دارین حاصل ہو جاتی ہے۔ شعر میں اسی سعادت دارین کی درخواست کی گئی ہے۔

روشنی بخش در دل و جانم
پاک کن از گناہِ پنہانم

میرے دل اور میری جان کو روشنی (یقین) عطا کر۔ اور مجھے پوشیدہ گناہوں (گمان شک وغیرہ) سے رہائی بخش۔ کیا خوش نصیب انسان تھے جن کے متعلق فرمایا کہ ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

دل ستانی و دلربائی کن
بہ نگاہے گرہ کشائی کن

میرے دل کو مجھ سے چھین کر اپنا بنالے۔ ایک نگاہِ کرم سے میری مشکل کو آسان کر دے

شاعرانہ نکتہ:۔ دل کی شکل گرہ کی طرح ہوتی ہے۔ اور نگاہ سوئی کی طرح۔ سوئی سے گرہ بہت آسانی سے کھل جاتی ہے۔

عارفانہ نکتہ:۔ جس پہ خدا کی نگاہِ کرم پڑ جائے تو اُس کا دل خدا کا دل ہو جاتا ہے۔ اور پھر ؏

مشکلیں کیا چیز ہیں مُشکلکشا کے سامنے

در دو عالم مرا عزیز توئی
وانچہ مے خواہم از تو نیز توئی

دونو جہانوں میں مجھے سب سے بڑھ کر عزیز تو ہے۔ اور میں تجھ سے جس چیز کی طلب کرتا ہوں وہ تو ہی ہے۔ ساری مناجات کا لب لباب اور خلاصہ یہ آخری شعر ہے۔ اور "آمدم بر سرِ مطلب" کا مصداق ہے۔ جس کا خدا ہو جائے اُس کو اَور کیا چاہئے۔ اُس کی ذات کا حصول تو زندگی کا مُدعا ہے۔ اور اُسی کے حاصل کرنے کے لئے تو تن من دھن کو قربان کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں
تا مگر درماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا۔

---

(۲)

در دلم جوشد ثنائے سرورے
آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے

میرے دل میں اس سردار کی ثنا جوش مار رہی ہے۔ کہ خوبیوں میں جس کے برابر اور کوئی نہیں۔

تعریف ہمیشہ اس چیز کی ہؤا کرتی ہے جس میں کوئی خوبی ہو۔ اور جس شخص کے متعلق خدا خود شہادت دے کہ یہ مومنوں کے لئے اسوہ ہے تو اُس کی تعریف کون کر سکتا ہے۔ دل میں ایک جوش اٹھتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جوش ایک طوفان کا نام ہے۔ اور یہ ایسی حالت ہوتی ہے کہ جس میں فکر کرنے اور ایک صفت کو دوسری صفت سے متمیز کرنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ اور یہ بالکل درست ہے کہ خوبیاں اندازے سے باہر ہوں تو انسان حیران ہوتا ہے کہ اب کِس کِس خوبی کی تعریف کروں اور کِس کِس کو مجبور ہو کر چھوڑ دوں۔ اور پھر ہر ایک خوبی بے نظیر اُس کو ظاہر کرنے کے الفاظ کہاں سے لائے جائیں

ایسی حالت میں انسان اپنے دل میں ایک جوش محسوس کرتا ہے۔ اور اپنی قوت بیان کو زائل ہوتے دیکھتا ہے۔

پھر جو خوبی سامنے آئی اُس کا نام لے دیا اور تفصیل چھوڑ دی۔ چنانچہ حضرت اقدس کا بھی اس نظم کے لکھتے وقت یہی حال معلوم ہوتا ہے۔ دل میں ایک جوش اٹھتا ہے۔ اور انگشت بدنداں ہیں کہ جس ہستی کی ثنا خود خدا بیان فرمائے انسان کو اُس کی خوبیوں پر احاطہ کسطرح ہو سکتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار خوبیوں میں سے چند ایک کا بھی ذکر نہ کرنا طبیعت پر گراں گذرتا ہے۔ اور پھر جو خوبی سامنے آئی اُس کا ذکر کر دیا۔ لیکن ایسا ذکر کہ تمام دنیا کے منکرین اور عاشقان رسولؐ ایک جگہ جمع ہو کر بھی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں بیان کرنے لگیں تو اس وثوق سے کوئی خوبی بیان نہ کر سکیں۔ جس وثوق سے حضرت اقدسؑ نے اپنے آقا کی صفات بیان فرمائی ہیں۔ کیونکہ عشق و محبت کے بھی مراتب ہوتے ہیں۔ اور جو مرتبہ حضرت اقدس کو اپنے آقا کی محبت میں حاصل تھا اَور کسی کو حاصل نہیں ہؤا۔ پس جو ثنا حضورؑ کر[illegible] انسان ویسی ثنا کب کر سکتا ہے۔ اور پھر خاکسار مؤلف کو کہاں وہ توفیق حاصل ہے کہ ان عاشق و معشوق کے تعلق کا اندازہ لگا سکے۔ صرف خدا ہی جانتا ہے کہ ان دو بے نظیر ہستیوں کا تعلق آپس میں کس قدر گہرا تھا۔ اور غلام اپنے آقا کی محبت میں کِس قدر سرشار تھا۔

شمس تبریزی کا ایسے جوش کے وقت میں ایک شعر ملاحظہ ہو ؎

شمس تبریزی چہ داند نعتِ پیغمبر زبر
مصطفٰے و مجتبٰے و سیّد اعلیٰ توئی۔

لیکن اس جوش اور حضرت اقدسؑ کے جوش میں فرق ظاہر ہے۔ یہاں جوش کی حالت میں تین اوصاف کی تخصیص کر دی گئی ہے جو ثنا خواں کے لئے باعث حیرت ہیں۔ اور حضرت اقدسؑ تو آنحضرتؐ کی ہر صفت کو حیران کُن بیان فرماتے ہیں۔ اور پھر اس پر طرہ یہ ہے کہ آپ کی خوبیاں گنتی میں بے شمار ہیں۔ اس کی وجہ سے حیرانی کی کوئی حد نہیں رہتی

آنکہ جانش عاشقِ یارِ ازل
آنکہ روحش واصلِ آں دلبرے

جس کی جان یارِ ازل یعنی خدائے تعالیٰ کی عاشق ہے۔ اور جس کی رُوح اُس دلبر سے ملاقی ہے۔ یعنی جس نے وعدۂ الست کا پابند رہ کر اپنے پیدا کرنے والے سے رشتہ تعلق قائم رکھا ہے ؎

من ہنوزم سرخوشِ جامِ الست
"عشق را آغاز ہست انجام نیست" (شارح)

ایک اور شعر خاکسار کا اس مضمون کا ہے ؎

من ندانم چیست ایں سودائے سر چند ایں قدر
در ازل بودم تماشائے رُخِ سیمیں برے

(باقی آئندہ)

سیرت المہدی کا ایک ورق

(از جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پاک عادت تھی کہ آپ بعد نماز ظہر مسجد میں ہی تشریف فرما ہو جاتے تھے۔ جب سب نماز سے فارغ ہو جاتے تھے۔ تب آپ کوئی گفتگو شروع فرماتے تھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے

کہ آپ نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب فرمایا کہ مولوی صاحب ہم لوگوں کو کس طرح سمجھائیں اور یقین دلائیں کہ اب اسلام کی تائید کے لئے آسمان پر ایک جوش ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی صداقت کو دنیا پر ظاہر کرے۔ اور تمام دنیا کے مذاہب پر اسلام کی فوقیت کو زور آور حملوں سے دنیا پر ظاہر کر دے۔ بھلا کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ خدا بھی تھک سکتا ہے؟ وہ ارادہ کر چکا ہے کہ دین اسلام کی حمایت کرے اور دین المسیح کو پاش پاش کرے۔ اور دین اسلام کو چمکا کر دکھا دے اس نے مجھے مخاطب کر کے بار بار یہ فرمایا ہے کہ:۔

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا

بھلا کون ہے جو اُس کے ارادہ کو روک سکے اور اس کے ارادہ کو مغلوب کرے۔ وہ غیور ہے۔ اس کی غیرت بھڑک رہی ہے کہ اُس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین حد سے گذر گئی ہے وہ اپنے رسول کی ہتک کو دیکھتا دیکھتا تھک گیا۔ مگر لوگ اُس کے رسول کی توہین کرنے سے باز نہ آئے۔ وہ دھیما ہے اپنے بندوں سے عفو اور درگذر کرتا رہا۔ مگر لوگوں نے خیال کر لیا کہ ہم جو چاہیں کریں۔ ہمیں کون ہے جو روکے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی حمایت کرنے کے لئے زمین پر اُتر آیا ہے ایسے گستاخوں اور نابکاروں کی تنبیہ کے لئے ایسے ایسے سامان ظاہر کرے گا کہ جو لوگوں کے خیال میں بھی نہ آئیں گے۔ کہ یہ خدا کی طرف سے بے باکوں اور بے ادبوں کو سزا دی جا رہی ہے۔ افسوس لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر ہی نہ کی۔ کہ وہ کیسا دنیا کی تمام مخلوق کا خیر خواہ تھا۔ اور غم خوار تھا۔ وہ کونسی تکلیف تھی جو اس آخری نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برداشت نہیں کی۔ اور کیسا صبر کا نمونہ دکھایا۔

جب آپ مکہ میں فاتح ہو کر داخل ہوئے۔ مکہ والوں کو خیال تھا کہ خدا جانے ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ اُن پر خوف و ہراس طاری تھا۔ مایوسی ان پر طاری تھی۔ مگر آپ نے صبر کا وہ نمونہ دکھایا جو مکہ والوں کے وہم و خیال میں بھی نہ آسکتا تھا۔ کہ ہماری جان بخشی جائے گی۔ اور لاتثریب علیکم الیوم کی رحمت کا بادل ہم پر برسایا جائے گا۔ کیا کوئی ایک نمونہ بھی ہمیں دکھا سکتا ہے۔ کہ یہ پاک نمونہ کسی اور نے بھی دکھایا۔

پس یہی وہ پاک ہے جو تمام نبیوں کا سرتاج اور اوّلین و آخرین کا سردار تھا جس نے یہ پاک نمونہ دکھایا اب اسلام کا خدا اس کی حمایت کے لئے زمین پر اُتر آیا ہے اور پہلوانوں کی طرح سے اس کے دشمنوں سے لڑیگا۔ اور اُس کے تمام گرد و غبار کو دور کر دے گا۔ اور اُسکی سچائی کو دنیا میں جب تک پھیلا نہ لے گا۔ اور اُس کے نور کو دنیا میں چمکا کر دنیا کو منوّر نہ کر دے گا اب پیچھے نہ ہٹے گا۔

یورپ کے لوگ اب خیال کرتے ہیں کہ ہمارے دجالی خیال اور ہمارا فلسفہ اور سائینس کے ڈھکوسلے اسلام کے نور کو دھندلا کر دیں گے۔ اور دنیا سے اس کو نابود کر دیں گے۔ مگر ان کو یہ خبر ہی نہیں کہ اسلام کا خدا اب مغرب سے ہی اسلام کی صداقت کا آفتاب چڑھائیگا اور اسلام کا غلبہ بڑے زور آور حملوں سے ظاہر کریگا یورپ والوں کو یہ خبر ہی نہیں کہ اُن کا فلسفہ اور ان کی سائینس ذلّت و خواری کا باعث ہو جائے گا۔ وہ نہیں دیکھتے کہ یورپ کے لوگ کس طرح سے صلیبی مذہب سے بے دین کرتے جا رہے ہیں۔ اور مسیح کی خدائی کے جھنڈے تلے سے نکل کر دہریئے بنتے جا رہے ہیں۔ اور اسلام کی طرف اُن کی رغبت ہو رہی ہے۔ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کیسی سچی ثابت ہو رہی ہے۔ کہ دجّال خود بخود نمک کی طرح بہ جائے گا۔ آپ کی تقریر کا لب لباب یہی تھا۔ جو میں نے اپنے الفاظ میں ادا کیا ہے۔

آپؑ کا چہرہ مبارک سُرخ ہو جاتا تھا۔ اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی تھی۔ آپ کے اندر اتنا جوش تھا۔

پھر آپ نے نور افشاں اخبار کا نام لیا۔ اور فرمایا اُس میں ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی گئی اور نہایت گندہ دہانی کی گئی ہے۔ اے اندھو! اگر وہ نہ آتا۔ تو دنیا تاریکی میں پڑی ہوئی تھی۔ اُسی نے ہدایت دنیا میں پھیلائی۔ اگر وہ نہ آتا۔ تو کوئی بھی نبی اور رسول دنیا میں نہ مانا جاتا۔ تمام دنیا کے راستبازوں پر ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا ہی احسان ہے اُسی نے یہ سبق پڑھایا کہ دنیا میں جتنے بھی راستباز آئے۔ وہ سب کے سب راستباز تھے۔ اُن کے ماننے کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ آپؐ کا یہی ایک سبق کافی تھا۔ اُس کی صداقت پر ایمان لانے کے لئے۔ اگر یہ آریہ غور کرتے تو ان کے لئے یہ ایک ہی بات کافی تھی۔ اُن کے لئے یہ کیسی پاک تعلیم آپ نے دی۔ کہ اپنے پیروں کو اور کسی قوم کے ہادی کو بُرا نہ کہو۔ کیونکہ کوئی قوم ایسی نہیں گذری جس میں خدا تعالےٰ نے ہادی نہ بھیجا ہو۔ پس تم کسی قوم کے ہادی کی توہین مت کرو۔ سب قوموں کے ہادیوں کی عزّت و اکرام ہی کرو اے نادانو تم دنیا کے تمام راستبازوں کے خیر خواہ اور غم خوار کو بُرا کہہ کر کیوں اپنی عاقبت کو تباہ کر رہے ہو کیا تمہیں مقدس وید نے یہی تعلیم دی ہے۔ ہم تو وید کو بھی خدا کا ہی کلام یقین کرتے ہیں۔ مگر اس میں تحریف کو کے لوگوں نے خدائے قدوس کی ہدایات کو گرد آلود کر دیا ہے خدا کی کوئی کتاب عنصر پرستی اور بت پرستی کی تعلیم نہیں دیتی۔ آریو! تمہارے پاس کیا ہے؟ جس پر تمہیں اتنا ناز ہے۔ آؤ قرآن کریم اور وید کی تعلیم کا مقابلہ تو کرو تا تمہیں معلوم ہو جائے کہ قرآن کی تعلیم خدا پرستی سکھاتی ہے یا وید مقدس خدا پرستی کی تعلیم دیتا ہے۔ تم نے اسلام کے خدا اور وید مقدس کے خدا کی لڑائی نہیں دیکھی جس میں اسلام کا خدا ہی غالب رہا۔

مولوی صاحب! آریوں کے بعض سنجیدہ اور متین آدمیوں سے گفتگو ہوئی۔ میں نے ان سے یہی کہا کہ ہر درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ آپ اپنے دلوں کو صاف کر کے کیوں نہیں سوچتے اور غور کرتے کہ جس پاک نے اپنے پیرووں کو یہ تعلیم دی ہے کہ تمام قوموں کے ہادیوں کی عزّت کرو اور اُن پر ایمان لاؤ وہ جھوٹا ہو سکتا ہے۔ اُس کی توہین کرنی کسی دانشمند کا کام ہے۔ اور اُس کی توہین کو مذہبی خدمت سمجھنا کسی نیک فطرت انسان کا کام ہے۔ آپ لوگ کیوں ایسے لوگوں کی مذمت نہیں کرتے

.... جو دوسروں کے ہادیوں کو برا کہنا اپنے مذہب کی خدمت خیال کرتے ہیں۔ مگر ان میں سے کسی ایک کے منہ سے یہ نہیں نکلا کہ ہاں یہ سچ ہے اور ماننے کے قابل بات ہے۔ ہم کس طرح سے یہ مان لیں کہ یہ لوگ نیک نیت ہیں۔ اور راست بازی کے لئے ان کے دلوں میں تڑپ ہے

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تقریر اتنی لمبی کی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ بس آج آپ خاموش نہ ہوں گے۔ اور غصہ سے آپ کا چہرہ تمتما اٹھتا تھا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک سے باز نہیں آتے۔

آپ کی ہی یہ تعلیم ہے کہ دنیا میں کسی سے جبر کے ساتھ مذہب نہ منواؤ۔ کیسی پاک تعلیم ہے۔ ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم دین اسلام کی روشنی کو منہ کی پھوکوں سے بجھا دیں گے۔ مگر خدا اپنے اسلام کو تمام دینوں پر غالب کر کے چھوڑے گا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور یہ بات پیش کی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاخانہ کو زمین نگل جاتی تھی۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا

ایسے معجزات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کوئی بھی شان نہیں بڑھتی۔ آپؐ کے سب سے زیادہ اور اعلیٰ معجزات آپؐ کے اخلاق تھے۔ جو دوسرے تمام راست بازوں کے اخلاق سے زیادہ بالا و برتر تھے۔ آپ نے اپنے اخلاق سے اپنی طرف لوگوں کو کھینچا۔ یہ آپ کے اخلاق ہی تھے کہ جن سے لوگ کشاں کشاں آپ کی طرف کھنچے ہوئے چلے آئے۔ اور اپنی جانوں سے عزیز آپ کی جان کو سمجھ لیا تھا۔ اور بکروں کی طرح اپنی جانوں کو آپ کے اوپر قربان کر دیا تھا۔ پس اس سے زیادہ شاندار معجزہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ آپ کی یہ عادت تھی کہ آپؐ پاخانہ پر مٹی ڈال دیا کرتے تھے۔ اس سے لوگوں کو یہ خیال ہو گیا کہ آپ کے پاخانہ کو زمین نگل جاتی تھی۔

پھر فرمایا

آپ کی زلفوں کی تعریف کرنے سے آپ کی شان کی کوئی رفعت ظاہر نہیں ہوتی۔ ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق کی رفعت سے آپ کی شان بڑھتی ہے۔

پس ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو دنیا کے لوگوں کے روبرو ظاہر کریں۔ تا لوگوں کو معلوم ہو کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے اخلاق رکھتے تھے۔ یہ آپ کے اخلاق ہی تھے کہ آپ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ جب مصر میں جاؤ اور مصر کو فتح کرو۔ تو تم نے مصریوں کے ساتھ نہایت نیک سلوک کرنا۔ وہ میرے ننھیال سے ہیں۔ دیکھو یہ کیسے پاکیزہ اخلاق کی بات ہے

پھر فرمایا۔ آپؐ اپنے پاک صحابہ کرام کو بہت ہی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ کہ عورتوں پر زیادتی نہ کرنا۔ بوڑھوں پر زیادتی نہ کرنا۔ بچوں پر زیادتی نہ کرنا۔ اپاہجوں پر سختی نہ کرنا۔ عبادت خانوں کو مسمار نہ کرنا۔ اُن کی حفاظت کرنا۔ جب دشمن صلح کے لئے تمہاری طرف جھکے تو تم بھی صلح کو پسند کرو۔ اور صلح سے انکار نہ کرنا۔ اور زیادتی سے اپنے ہاتھوں کو روکنا۔ آپ کے یہ اخلاق تھے۔ جن سے دنیا میں آپ کی قبولیت لوگوں کے دلوں میں ڈالی گئی۔ اور دنیا کی کایا پلٹ گئی۔ دراصل لوگ عجوبہ پسند ہیں معجزات بھی عجوبہ پسند ہی گھڑ لئے۔ جو باتیں آپ کی شان کو بلند کرنے والی تھیں انکو بھول گئے ہیں۔ اور بیفائدہ من گھڑت باتیں لوگوں میں بیان کرتے ہیں۔ یہ آپکے اخلاق ہی تھے جو آپکو اس تکلیف میں ڈالے رکھتے تھے کہ لوگ ہدایت کیوں نہیں پکڑتے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں شہادت دی کہ کیا تو اپنی جان کو ہلاک کرے گا کہ لوگ ہدایت نہیں پاتے۔ پس یہ قوت آپ میں اتنی تھی جو کسی دوسرے کو نہیں دی گئی۔ اور یہ آپؐ کا معجزہ تھا جو اور کسی میں نہیں پایا جاتا۔

ذکر حبیبؑ

حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک کی باتیں۔ تینتالیس سال کا پرانا کارڈ

میاں افضل خانصاحب مرحوم و میاں علی بخش صاحب مرحوم دو احمدی اصحاب مزنگ لاہور کے رہنے والے تھے۔ میاں محمد افضل خانصاحب لاہور سے افریقہ گئے تھے وہاں سے واپس آکر قادیان میں اخبار البدر جاری کیا تھا اور ۱۹۰۵ء میں وفات پائی۔ ہر دو مخلص احمدی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلدادہ غلام تھے۔ اتفاقاً میرے پاس ایک پوسٹ کارڈ محفوظ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان ہر دو اصحاب کو ۱۸۹۴ء میں لکھا تھا۔ اس پر قادیان اور لاہور کے ڈاکخانوں کی مہریں ایک ہی تاریخ یعنی ۲۴ر اکتوبر ۱۸۹۴ء کی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ڈاک قادیان سے صبح روانہ ہوتی ہوگی۔ اور دوپہر کے قریب لاہور پہنچ کر شام کو وہاں تقسیم ہوتی ہوگی۔ کارڈ پر بر نام کے یہ الفاظ ہیں۔ "بمقام لاہور مزنگ۔ بخدمت محبی اخویم میاں افضل صاحب و میاں علی بخش صاحب" اندر مضمون یہ ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ محبی اخویم میاں افضل صاحب و علی بخش صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

انوار اسلام ابھی چھپ کر نہیں آیا۔ امید کہ آپ دس دن کے بعد ضرور یاد دلا دیں یہ آپ کے ذمہ ہے۔ اور اشتہار ایک ہزار روپیہ اور دو ہزار روپیہ کا آپ کو پہنچ چکا ہوگا۔ اور اشتہار تین ہزار روپیہ آپ منشی عبدالحق صاحب کے مکان پر جا کر لے لیں۔ اور امید ہے کہ اشتہار چار ہزار روپیہ چند روز تک چھپ جائیگا۔ پس بعد اس کے مرسل ہوگا زیادہ خیریت ہے والسلام۔ خاکسار غلام احمد

نوٹ:۔ اس کارڈ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن ۴۴

۴۴۔ اشتہاروں کا ذکر کیا ہے وہ عبداللہ آتھم کے متعلق لکھے گئے تھے۔ مگر وہ قسم کھانے پر تیار نہ ہوا۔ (دستخط) محمد صادق قادیان ۲۴ر جنوری ۱۹۳۷ء)

احمدی خواتین قادیان کی شاندار مالی قربانی

ذیل میں لجنہ اماء اللہ قادیان کی تیسرے سال کی شاندار قربانی کی فہرست اس لئے دی جاتی ہے کہ وہ جماعتیں یا افراد جنہوں نے اب تک اس قربانی میں حصہ نہیں لیا وہ قادیان کی غریب مگر دل کی امیر خواتین کی مالی قربانی کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاص کوشش کریں۔ اگرچہ اب وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ تاہم شمولیت اختیار کرنے والوں کے لئے موقعہ ہے۔ کہ ۱۵ فروری تک خط لکھ سکتے ہیں۔ سیدہ ام طاہر احمد حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے جب خواتین قادیان کے چندہ کی فہرست ۷۰۵۸ روپیہ کی حضور کی خدمت میں پیش کی۔ تو حضور نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے تمام خواتین کو جزاکم اللہ احسن الجزاء کہا۔

لجنہ قادیان کی پہلے سال کے چندہ کی فہرست ۴۳۲۰ روپے کی تھی۔ دوسرے سال قادیان کی خواتین نے ۵۴۲۰ روپے کی فہرست پیش کی۔ پہلے اور دوسرے سال کی تمام رقم ادا ہو چکی ہے۔ اب تیسرے سال کے لئے ۷۰۵۸ روپے کی شاندار فہرست پیش کی ہے۔ کسی بڑی سے بڑی جماعت کا وعدہ بھی اس رقم کے برابر نہیں۔ دوسری خصوصیت اس کی یہ ہے۔ کہ کسی ایک جماعت نے بھی بحیثیت جماعت اضافہ اس نسبت سے نہیں کیا۔ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ لجنہ کی ممبران نے اردگرد کے گاؤں میں جا کر وہاں کی خواتین کو تحریک جدید سے واقف کیا۔ چنانچہ ننگل۔ کھارا۔ قادر آباد۔ بھینی اور احمد آباد کی خواتین نے بھی حصہ لیا۔

چونکہ خدا کے فضل سے قادیان کی آبادی وسیع حلقہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور ہر محلہ میں لجنہ اماء اللہ قائم ہے۔ اس لئے ذیل میں محلہ وار مجموعی فہرست وعدوں کی دی جاتی ہے:

نام محلہ	رقم موعودہ	تعداد خواتین	نام محلہ	رقم موعودہ	تعداد خواتین	نام محلہ	رقم موعودہ	تعداد خواتین
محلہ دارالمسیح مسجد مبارک	۳۴۵۰	۵۲	محلہ نور	۱۷۴	۴۳	احمد آباد	۲۸	۵
″ دارالرحمت	۸۹۸	۸۷	″ صادق	۱۱۲	۱۰	کھارا	۵۰	۱۰
″ دارالفضل	۸۸۱	۸۰	″ انصار اللہ	۸۴	۱۱	بھینی	۳۰	۶
″ دارالعلوم	۳۹۵	۳۲	″ ناصر آباد	۴۸	۶	قادر آباد	۴۶	۹
″ دارالانوار	۲۳۷	۱۶	″ دارالصحۃ	۳۶	۷	میزان	۷۰۵۸	۴۰۵
″ دارالبرکات	۱۳۹	۱۹	ننگل باغباناں	۱۰۷	۲۱			

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رضہ

حضرت ملک محمد الطاف خانصاحب

(بقلم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

(۴)

سال ۱۹۲۹ء غالباً ماہ اگست میں خانصاحب محمد دلاور خاں صاحب اسسٹنٹ کمشنر نوشہرہ نے مجھے بلایا کہ میری تبدیلی یہاں نوشہرہ سے ہونے والی ہے۔ اور دور جگہ میں جانا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کریں کہ میں یہاں رہ جاؤں۔ میں حسب الطلب ان کے پاس آیا اور دعاؤں میں لگا۔ ایک رات بوقت نماز تہجد جب میں بیدار ہوا تو نماز تہجد کے اندر میں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ یا اللہ چندروز ہوئے خانصاحب کی تبدیلی کے بارے میں تونے کوئی راز منکشف نہ فرمایا۔ اور خانصاحب ہر روز بعد نماز فجر مجھ سے اپنے متعلق پوچھتے رہتے ہیں۔ آج صبح میں ان کو کیا جواب دوں گا؟

مکاشفہ نمبر ۵

نماز تہجد کی پہلی رکعت میں عاجز نے درمندانہ دل سے اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ و عم نوالہٗ کو حاضر ناظر کر کے دعائیں مانگنی شروع کیں۔ اور تقریباً دیر تک مختلف زبانوں فارسی اردو عربی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درثمین کے وہ وہ اشعار جو حضور نے درد و گداز کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کئے ہیں پڑھتے پڑھتے اور دعاءِ ماثورہ اور قرآن مجید سے وہ آیتیں جو انسان پر ایک کیفیت طاری کر دیتی ہیں۔ میں نے جناب الٰہی کے سامنے پڑھنی شروع کیں۔ اور رسول اکرمؐ اور حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر تمام انبیاءؑ۔ صدیقین۔ شہداء۔ صالحین اور ملٰئکۃ اللہ پر کثرت سے درود بھیجا۔ جب دل کو ایک قسم کی تسکین حاصل ہوئی تو سجدے میں گرا۔ سجدے میں گرتے ہی میں نے اپنے آپ کو نیست و نابود اور مٹی سے بدتر گم پایا۔ اور معاً مکاشفہ الٰہی ہوا۔ اب میں سجدہ کے اندر مکاشفہ میں دیکھتا ہوں کہ منارۃ المسیح کے درمیانی حصہ میں جس کی چوٹی عرش معلیٰ تک گئی ہوئی ہے۔ مقام ا پر یہ عاجز اور مقام ب پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام۔ اور مقام ج پر مینار سے باہر جانب شمال خانصاحب محمد دلاور خانصاحب ایک آہنی تختہ پر جو نہایت مجلّٰی ہے رُو بقبلہ خدا تعالیٰ کے حضور میں جو مینار کی چوٹی سے فوق الفوق اپنی تمام جلالی تجلیات سے قائم بالذات ہے۔ رونق افروز ہے۔ جس کی تمام تجلیات سے غیر محدود فضاء عالم منوّر ہے۔ اب بمطابق مکاشفہ نمبر ۱ وہی ٹیلیفون کے نلکے اور دہانے مینار کی بیخ سے لے کر اوپر چوٹی تک لگ گئے۔ اور میں نے اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح نے اپنے اپنے فون لئے۔ اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہنے کو تیار ہوئے۔ اب میں اپنے ٹیلیفون کی تاروں سے جن کی اصلی تار حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ہاتھوں میں تھی ایک شاخ نکال کر خانصاحب کو دیتا ہوں کہ وہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر ہمارے ساتھ ساتھ شروع کر دیں۔ معاً اتنے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "محمد دلاور درگاہِ مقدس میں دفعہ ۱۴۴ میں خلل نہیں کرنا چاہئے"

اتنے میں دو نورانی وجود آسمان سے تیز پرواز کرتے ہوئے خانصاحب کو مقام ج سے جانب شمال اڑا کر دور ایک جگہ بھوسہ (موصل) کے بھوسارہ کے پاس لے گئے۔ میں خانصاحب کے دفعۃً اچک لے جانے پر رنجیدہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا۔ میرے رب کریم نے مجھے میری تسلی کے لئے فرمایا "دغو ور غو د پارہ د بھوسو کارخانے تہ لیکو" (پشتو) ترجمہ:۔ چند روز کے لئے بھوسہ (توڑی وغیرہ) کے کارخانہ کو بھیجتے ہیں۔

جب میں نے پھر شمال کی طرف دیکھا تو خانصاحب ایک بڑے بھوسارہ یعنی موصل کے پاس کھڑے ہیں۔ اور گویا سرکار نے بھوسہ تقسیم کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ مجھے پھر خانصاحب کے حال پر ترس آیا۔ اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیحؑ کی خدمت میں التجا کی کہ ان کی بحالی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کریں۔ اور پھر دونو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ جواد و کریم نے پھر ان دو نورانی وجودوں کو جو خدا جانے فرشتے تھے یا تیز رفتار طائر تھے خانصاحب کے پاس بھیج دیا۔ وہ خانصاحب کو وہاں سے اڑا کر اپنے مقام ج پر لانے لگے۔ جب مقام ج کے قریب اڑاتے ہوئے لائے تو اس کے دائیں ہاتھ میں اخبار پیغام صلح سر سراتا تھا۔ اتنے میں پھر اللہ تعالیٰ نے خانصاحب کو مخاطب کر کے بطور اظہار ناراضگی فرمایا "خواجہ کے کہنے سے پیغام صلح پر تضیع زر ہے"

جب یہ حکم خانصاحب نے سن لیا تو فوراً اخبار پیغام صلح کا پرچہ ہاتھ سے اڑا کر پھینک دیا۔ اور اس کے تمام ورقے ہوا کے زور سے تتر بتر ہوئے۔ اور خانصاحب کو پھر مقام ج پر لا کر کھڑا کیا گیا۔ کھڑا کرتے وقت پہلی دفعہ جب ان کو وہاں سے لے گئے تھے۔ اس وقت تختہ آہنی کا وہ سرا اپنے مقام ج سے شق ہو کر نیچے کی طرف آویزاں ہو گیا تھا۔ میں نے اور حضرت صاحب نے اللہ تعالیٰ سے قلوب کے اندر سوال کیا کہ تختہ کا سرا میخوں سے مضبوط کیا جائے۔ تو معاً ان نورانی وجودوں نے شکستہ جگہ پر ایک لوہے کی پتھری رکھ کر دو مضبوط میخیں دونو طرف ٹھوک دیں۔ اور خانصاحب اس مقام پر کھڑے ہوئے۔ اسی سجدہ میں میرا مکاشفہ غائب ہوا۔ اور میں نے سبحان ربی الاعلیٰ زور سے کہہ کر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہہ کر نماز کا تسلسل شروع کیا۔ اور نماز کے اندر خوب رقت ہوئی۔ اور شکر خداوندی کا پُر سرور موقعہ عطا ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

خانصاحب محمدؐ دلاور خاں اسسٹنٹ کمشنر نوشہرہ ضلع پشاور اس مکاشفہ کے زندہ گواہ موجود ہیں۔ اور ان کی تبدیلی بھوسہ والی جگہ ہوئی۔ اور وہ خود اس بات کی پُرزور شہادت دینے کے لئے اور تمام سرگذشت ملازمت کے زندہ گواہ ہیں

نوٹ:۔ جب یہ مکاشفہ خان صاحب موصوف کے تمام واقعات کے مطابق درست ثابت ہوا۔ تو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح مرزا محمود احمد علیہ السلام کی صداقت خود بخود مبیّن ہے۔ الحمد للہ۔　(باقی آئندہ)

(بقیہ مضمون صفحہ ۱ ر)

جو وقت ملا اس میں احمدیت کی شان کو اپنے قول، فعل اور عمل سے بالا و برتر ثابت کیا۔ اور کبھی اس امر سے اغماض نہ کیا کہ وہ اپنے احمدی ہونے کو ظاہر نہ کریں۔

یہ سب باتیں میری آنکھوں کے سامنے گزر گئیں۔ تب میں نے کہا کہ ظفر اللہ خاں وزیر ریلوے اینڈ کامرس میں یہ تبدیلی کس نے پیدا کی۔ بے شک یہ اسی تعلیم کا نتیجہ ہے جو اس زمانے کے راستباز اور نبی کے ذریعے نازل ہوئی۔ یہ نمونہ ہے اس سلطنت کا جو خدا تعالیٰ اسلام کے ذریعے اب قائم کرے گا بے شک اسی زمین و آسمان میں ایسے ہی **پاکباز۔ درویش صفت** امیر و وزیر ہوں گے۔

اس وقت اس زمین کی ویلات سے دنیا کو نجات ہو جائے گی۔ اور دنیا میں امن اور آشتی کی ہوائیں چلیں گی۔ اور ہر چھوٹا بڑا خدائے قدوس کے آستانہ پر جھکا ہوا نظر آئے گا۔

(باقی آئندہ)

وصیتیں

نمبر ۴۶۳۵

میں رحیم داد خاں (ہزاروی) ولد چوہدری محمد خاں قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۴۳ سال ۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی اپریل ۱۹۳۴ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت جائیداد سکنی اراضی ایک کنال قیمتی مبلغ چار صد روپیہ قادیان دارالامان پنجاب ۔ نقد مبلغ پانچ صد اور چودہ روپیہ ہے ۔ دس عدد حصص ہوزری فیکٹری ۔ مبلغ دس روپیہ فی حصہ ۔ کل قیمت یکصد روپیہ ۔ دس عدد حصص احمدیہ سپلائی کمپنی لیمیٹڈ مبلغ دس روپیہ فی حصہ کل قیمت یک صد روپیہ تحریک جدید امانت فنڈ مبلغ یکصد روپیہ اور ساٹھ روپیہ (مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۴ء ۳۱ جولائی ۱۹۳۶ء) یعنی اس رقم سے دسواں حصہ وصیت کا ادا کر کے رسید حاصل کر لوں گا ۔ اور میرا گذارہ ماہوار آمدنی پر ہے جو اس وقت یکصد روپیہ ماہوار ہے ۔

میں مندرجہ بالا جائیداد اور آمدن کا دسواں حصہ بطور وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہوں گا ۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو ۔ اس کے دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ انجمن مذکور کروں تو اس قدر روپیہ اس وقت سے منہا کر دیا جائے گا ۔

العبد :۔ رحیم داد خاں احمدی بقلم خود حال مقیم ہینڈی بغداد ۔ عراق ۔

گواہ شد :۔ حاجی عبد اللطیف امیر جماعت احمدیہ بغداد عراق

گواہ شد :۔ مرزا فتح محمد احمدی حال مقیم ۔ بغداد ۔ عراق

نمبر ۴۶۸۰

میں عبد الغنی ولد نیاز علی قوم آوان پیشہ ملازمت فی الحال بیکار عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۶ء ساکن حال بمبئی ۱ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ جنوری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

(۱) میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔

(۳) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :۔

اراضی تخمیناً چالیس کنال اور ایک مکان خام کا نصف حصہ واقعہ موضع پنڈوری ڈاکخانہ چک بیلی تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک سرحد کی قیمت اندازاً مبلغ پندرہ سو روپیہ ہے ۔

(۴) ملازمت یا کسی اور ذریعہ سے مجھے جب بھی کوئی اور آمدنی ہوئی اس کا دسواں حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا ۔ فقط

تاریخ ۶ جنوری ۱۹۳۷ء

العبد :۔ موصی عبد الغنی معرفت جی ۔ ٹی ہسپتال بمبئی نمبر ۱

گواہ شد :۔ ڈاکٹر عطر دین ویٹرنری انسپکٹر سیکرٹری وصایا جنرل ۲۶/۴ بلاسس روڈ بمبئی ۶/۱/۳۷

گواہ شد :۔ خاکسار اسمعیل آدم امیر جماعت احمدیہ بمبئی ۶/۱/۳۷

نمبر ۴۷۲۱

میں شاہ دین ولد میاں امین صاحب قوم جٹ زمیندار پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت صحابی ساکن تلونڈی جھنگلاں ۔ ڈاکخانہ قادیان ۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ فروری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

(۱) دس گھماؤں زرعی زمین میری تلونڈی جھنگلاں میں اور ایک رہائشی مکان کچا اندازاً دو صد روپیہ کا ۔ وہیں میری ملکیت ہے ۔ میں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتا ہوں ۔ نیز فصلوں سے آمدن کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس کو منہا سمجھا جائے گا ۔ نیز اگر میری وفات کے بعد جائیداد مذکورہ بالا کے سوا کوئی اور جائیداد بھی ثابت ہو ۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی انجمن مذکور مالک ہوگی ۔

العبد :۔ نشان انگوٹھا میاں شاہ دین ۔

گواہ شد :۔ ملک صلاح الدین ایم اے ۔ دار الفضل قادیان

گواہ شد :۔ محمد الدین احمدی دکاندار قادیان ۶/۲/۳۷

نمبر ۴۷۲۶

میں چوہدری محمد شریف مولوی فاضل ولد چوہدری عبد الرزاق صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان عمر ۲۴ سال ۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ۔ میرا گذارہ صرف ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۴۵ روپے ماہوار ہے ۔ میں اپنی ماہوار آمد کا (چونکہ میں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے) موجب شرائط واقفین زندگی ۱۵ فیصدی تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا رہوں گا ۔ نیز یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں ۔ کہ میری وفات کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ فقط والسلام

العبد :۔ چوہدری محمد شریف مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء

گواہ شد :۔ رشید احمد ارشد عفی عنہ ساکن محلہ دار الرحمت قادیان دارالامان ۔

گواہ شد :۔ عطا محمد محرر ناظر دعوۃ و تبلیغ

نمبر ۴۷۲۳

میں محمد فضل داد ولد چوہدری محمد اللہ داد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر قریباً ۲۳ سال ۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ جنوری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ۔ البتہ میری تنخواہ ماہوار اس وقت مبلغ ۶۷ روپے ہے ۔ میں اس کا دسواں حصہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور میرے مرنے کے وقت جو جائیداد میری ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد :۔ محمد فضل داد عفی عنہ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۔

گواہ شد :۔ رمضان علی احمدی کارکن نظارت امور عامہ دارالامان بقلم خود ۱۱/۱/۳۷

گواہ شد :۔ رشید احمد ارشد احمد ساکن محلہ دار الرحمت قادیان ۱۱/۱/۳۷ ۔

نمبر ۴۷۰۵

میں عبد الغفور خاں کرٹک ولد ڈاکٹر عبد الغنی صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال زنجبار ملک شرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے ۔ جو اس وقت ۲۷۰ شلنگ (دو سو ستر شلنگ) ماہوار ہے ۔ میں ماہوار آمد کا تازیست ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا ۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ جو بھی کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔

العبد :۔ عبد الغفور خاں کرٹک احمدی ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء

گواہ شد :۔ عبد الغنی خاں کرٹک احمدی والد موصی ۲۸/۱۲/۳۶

گواہ شد :۔ شیخ مبارک احمد احمدی بقلم خود احمدیہ مسلم مشنری

گواہ شد :۔ عبد السبوح کرٹک برادر موصی

نمبر ۴۷۲۴

منکہ فتح محمد رضا ولد شیخ صوبے شاہ صاحب شیخ قوم شیخ قریشی۔ پیشہ طالبعلمی عمر ۲۴ سال۔ تاریخ بیعت ۲۹ دسمبر ۱۹۲۹ء ساکن قصبہ رائیکوٹ ڈاکخانہ خاص۔ تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میرا گذارہ میرے ماہوار وظیفہ پر ہے۔ جو اب مبلغ لعہ روپیہ ماہوار مجھے ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی اس ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتا رہوں گا۔ اگر میں اس میں اضافہ کرنا چاہوں گا تو باقاعدہ اس کی اطلاع دوں گا۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو وحصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط

العبد:۔ فتح محمد رضا قریشی بقلم خود۔

گواہ شد:۔ قاضی فتح محمد تاجر کتب رائیکوٹ ضلع لدھیانہ

گواہ شد:۔ حکیم نواب خاں رائیکوٹ بقلم خود۔

نمبر ۴۷۰۶

میں نتھے خاں (کرامت اللہ) ولد منشی نوازش علی صاحب قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن انبالہ شہر۔ ڈاکخانہ انبالہ۔ تحصیل انبالہ۔ ضلع انبالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میں اپنی ماہوار آمد مبلغ ۸۷ روپیہ کا نواں حصہ مبلغ نو روپے گیارہ آنے ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔

(۲) ایک مکان دو منزلہ واقع محلہ خلوت انبالہ شہر قیمت اندازاً دو ہزار روپیہ۔

(۳) نقد روپیہ ۵۲۰ (قادیان دارالامان میں مکان تعمیر کرانے کے لئے) یعنی کل جائیداد ۲۵۲۰ روپیہ کا نواں ($\frac{1}{9}$) حصہ مبلغ ۲۸۰ روپیہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں ادا کروں گا۔ میری وفات کے بعد میرا ترکہ جو ثابت ہو اس کے $\frac{1}{9}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس کے ادا کرنے کی توفیق دے۔

العبد:۔ نتھے خاں (کرامت اللہ) عفی عنہ

گواہ شد:۔ عبدالغنی احمدی لاہوری [illegible] انبالہ شہر

گواہ شد:۔ شیخ عبداللہ ولد الٰہی بخش کارخانہ گس

نمبر ۴۷۲۳

میں آمنہ بیگم زوجہ منشی رمضان علی قوم راجپوت پیشہ امور خانہ داری عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن دار السعت قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے بوقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) اس وقت میری جائیداد از قسم مہر وغیرہ کی مجموعی مالیت اندازاً یکصد روپیہ ہے

(۴) اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی آمد مجھے کبھی ہو۔ تو اس کی نسبت بھی اقرار کرتی ہوں کہ اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کیا کروں گی فقط والسلام:۔

العبدہ:۔ آمنہ بیگم زوجہ منشی رمضان علی صاحب کارکن نظارت امور عامہ قادیان دارالامان نشان انگوٹھا ۱۵/۱/۳۷

گواہ شد:۔ رمضان علی محلہ دار السعت بقلم خود قادیان ۱۵/۱/۳۷

گواہ شد:۔ چراغ الدین سکنہ محلہ دار السعت بقلم خود۔

نمبر ۴۷۲۵

میں سبحان علی ولد میاں رحیم بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ کتابت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن قادیان محلہ دار السعت ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان پختہ جو ایک کوٹھڑی اور ایک باورچیخانہ پر مشتمل ہے اور۔ جو سوا آٹھ مرلہ رقبہ پر مشتمل ہے۔ اور جس کی مالیت اندازاً چار صد روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت اوسطاً پندرہ ۱۵ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی ایسی رقم یا کوئی ایسی جائیداد کی قیمت کے بطور داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط۔

العبد:۔ سبحان علی بقلم خود ساکن محلہ دار السعت قادیان ۱۵/۱/۳۷

گواہ شد:۔ چراغ الدین بقلم خود محلہ دار السعت قادیان۔

گواہ شد:۔ رمضان علی سکنہ محلہ دار السعت قادیان بقلم خود۔

نمبر ۴۷۱۶

میں مرزا اکبر بیگ ولد مرزا دین محمد بیگ قوم مغل برلاس پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن لنگر وال حال قادیان ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری اس وقت جائیداد کوئی نہیں صرف میری ماہواری تنخواہ مبلغ ۷۰ روپیہ ہے۔ میں اپنی آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ مرزا اکبر بیگ بقلم خود

گواہ شد:۔ غلام محمد بی۔ اے محلہ دار الرحمت قادیان

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ خانصاحب پنشنر محلہ دار البرکات

نمبر ۴۷۳۳

منکہ عبد القدوس ولد مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم قوم جدون عمر تقریباً ۲۲ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی جھنگلاں۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ ۱۰/۱/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اپنی اس وقت کوئی آمدنی نہیں۔ والد صاحب مرحوم کی جائیداد میں سے ۱۶۰ روپیہ کی قیمتی جائیداد کا میں شرعاً وارث ہوں۔ میں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم جائیداد کی وصیت سے داخل خزانہ کروں تو اس کو منہا سمجھا جائے گا۔ اسی طرح جب مجھے کوئی آمدنی ہونی شروع ہو جائے گی تو انشاء اللہ اس کا $\frac{1}{10}$ حصہ بھی میں ادا کیا کروں گا۔ وباللہ التوفیق۔

العبد:۔ عبد القدوس احمدی حال متعلم طبیہ کالج علیگڑھ مسلم یونیورسٹی۔

گواہ شد ملک صلاح الدین ایم۔ اے دار الفضل قادیان ۱۰/۱/۳۷

گواہ شد:۔ عطا محمد محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

نمبر ۳۱۵۹

منکہ محمد اشرف ولد جلال الدین صاحب قوم مغل عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۸۹۵ء ساکن ہلانی ڈاکخانہ ہلانی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۳۷ء دراصل کئی سال سے چندہ ادا کر رہا ہوں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے جس کی کل قیمت اندازاً چار ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۱۱۲ روپے ماہوار ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ

میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو وہ روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔

العبد۔ محمد اشرف محاسب صدر انجمن احمدیہ ۱/۲
گواہ شد۔ خاکسار علی محمد کلرک ملٹری لاہور
حال وارد قادیان یکم جنوری ۱۹۳۰ء
گواہ شد۔ محمد عبد اللہ کلرک آرسنل فیروزپور حال قادیان

نمبر ۴۷۳۰

منکہ مسماۃ جھنڈو زوجہ کالو شاہ صاحب قوم شیخ پیشہ امور خانہ داری عمر تقریباً ساٹھ سال۔ تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۱۹ء رسکنہ بنگہ۔ ڈاکخانہ بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ فروری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۳۲ روپے ہے۔ اور ایک راس بھینس قیمتی ۲۵ روپے۔ اور زیور مالیتی مبلغ ۴۵ روپے۔ کل جائیداد مبلغ یکصد دو روپیہ ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی اقرار کرتی ہوں کہ بوقت وفات اگر اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ والسلام - ۳۰ جنوری ۱۹۳۷ء

العبد:۔ نشان انگوٹھا مسماۃ جھنڈو -
کاتب الحروف:۔ فضل الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ -
گواہ شد:۔ کالو شاہ ولد بہادر شاہ بنگہ
خاوند موصیہ مذکور
گواہ شد:۔ محمد الدین سیکرٹری وصایا بنگہ بقلم خود

الحکم کا خلافت نمبر

میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کر کے یہ عزم کیا ہے کہ ۱۴ مارچ ۳۷ء کو الحکم کا ایک خلافت نمبر شائع کروں - یہ نمبر انشاء اللہ ایک خاص شان کا نمبر ہوگا۔ اس نمبر میں کیا ہوگا؟ یہ نمبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ۲۳ سالہ ترقیوں کی قلمی تصویر ہوگا - اور اپنے حجم - طباعت - کتابت فہرست مضامین کے لحاظ سے انشاء اللہ ایسا نمبر ہوگا - کہ الحکم کی گذشتہ تاریخ میں اس کی مثال نہ ملیگی صفحات کے لحاظ سے یہ نمبر کم و بیش سو صفحے کا نمبر ہوگا متعدد فوٹو اور عکس اس نمبر کی شان کو دوبالا کر رہے ہوں گے - اس نمبر کی قیمت کا اعلان بعد میں کیا جا سکے گا - سردست جو جماعتیں یا افراد اس نمبر کی اشاعت میں حصہ لینا چاہیں - وہ بواپسی بذریعہ کارڈ اطلاع دیں تاکہ اسی قدر تعداد میں یہ نمبر چھپوایا جائے - یہ نمبر اس لحاظ سے کہ ہمارے سید و مولیٰ کی مقدس زندگی اور آپ کے عظیم الشان اعمال کا ایک مرقع ہوگا - اس قابل ہوگا کہ اس کی اشاعت ہندوستان کے کونہ کونہ میں کی جائے -

تفصیلی اطلاعات اس نمبر کے متعلق بہت جلد شائع کی جائیں گی - دریافت طلب امور کے لیے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں +

شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان